

# قومی ہم دردی

## مولانا الطاف حسین حالی

ولادت: 1837ء ☆ وفات: 1914ء



**نکار** آسمان ادب پر کئی ماہ و انجم طلوع ہوئے جن کی شعلہ بیانیاں قابل ذکر اور قابل تعریف ہیں۔ اردو کے عناصر میں سے ایک مولانا الطاف حسین حالی ہیں جنہوں نے دبتان سر سید کا گھر اثر قبول کیا۔ مولانا الطاف حسین حالی قومی شاعری کے بانی، جدید لفظ نگاری کے تخلیق کار، تقید نگاری کے امام، انشاء پردازی کے ماہر، اردو ادب میں مقصد کے قائل ہونے کے ساتھ ساتھ سوانح نگاری کے بانی بھی تھے۔ انہوں نے نثر کو بہت سے ارتقائی مراحل سے گزارا۔ اسے سادگی، مخفی اور ادبیت بخشی اور اردو زبان کو شاعرانہ اور ادبی تر اکیب کے زیور سے سجا یا سنوارا۔ وہ میانہ روی اور اعتدال پسندی کے قائل تھے۔ دبتان سر سید کے اہم رکن ہونے کے باوجود اپنی انفرادیت کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ منوالیا۔ مولانا الطاف حسین حالی کے اسلوب کی خوبیوں کا احاطہ کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانے کے متادف ہے۔

### طرز تحریر کی خصوصیات

**بحیثیت نقاد** اردو ادب میں حالی تقید نگاری کے امام سمجھے جاتے ہیں۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تقید کو صحیح طور پر اپنایا ہے۔ ”مقدمہ شعرو شاعری“، ”تقید کی ایک لازوال کتاب ہے۔ انہوں نے باقاعدہ اور باضابطہ اردو تقید کا آغاز کیا اور اس کے اصول وضع کئے۔

**بحیثیت سوانح نگار** حالی قلم پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔ تخلیق و جستجو کا دریا ان کے اندر موجود ہے۔ اردو ادب میں نصف صدی سے سوانح ادب منظر عام پر آ رہا ہے اور آج بھی حالی سب سے بلند کری پر جلوہ افروز ہیں۔ ”حیات سعدی“، ”یادگار غالب“ اور ”حیات جاوید“ ان کی سوانح نگاری کے لازوال شاہکار ہیں۔

**تمثیل نگاری** حالی کی تحریر کی ایک اور خوبی ان کی تمثیل نگاری ہے۔ وہ نثر کو شاعرانہ رنگ نہیں دیتے بلکہ تمثیل نگاری سے پر لطف بناتے ہیں۔ ان کی بعض تمثیلیں اس تدریخ بصورت اور دلچسپ ہیں کہ قاری اس کا اثر قبول کئے بنانہیں رہتا۔ ان کی تمثیل نگاری میں تشبیہات کثرت سے ملتی ہیں۔

**معانگاری** حالی ادب برائے ادب نہیں بلکہ ادب برائے مقصد کے قائل ہے۔ وہ اپنے مضمون کو ادا کرنے اور مطلب کو وضاحت کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ ان کی تحریریں سادہ اور رواؤں ہیں۔ انہوں نے جس موضوع پر قلم اٹھایا اس میں سادگی اور مقصدیت ہے۔ رنگ آمیزی کم پائی جاتی ہے۔ ان کے ہاں عبارت آرائی اور لفاظی نہیں ہے۔

**مقالات نگاری** حالی کی تحریروں کی ایک خوبی ان کی مقالہ نگاری ہے۔ حالی کیونکہ دبتان سر سید سے وابستہ تھے۔ سر سید کا مشن ہی ان کا مشن تھا۔ ان کی تحریروں کا مقصد جدید نظریہ کی ترجمانی تھا۔ وہ سید ہے سادے انداز میں مشکل سے مشکل اور پیچیدہ خیالات کا آسانی سے اظہار کرتے تھے۔

**سادگی اور سلاست** حالی کی تحریروں میں سادگی اور سلاست نمایاں ہے۔ وہ کسی بھی حال میں ادبی دامن کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

**خلوص اور سچائی** حالی کی تحریریں سچائی اور خلوص کی منہ بولتی تصویر ہیں اس لئے ان میں بلا کی تاثیر ہے۔

**ترغیبی انداز** حالی کا طرز تحریر سر سید سے متاثر ہے۔ ان کے انداز میں سر سید کا ساتھی کرنے کا انداز ہے۔ اس انداز تحریر سے مسلمانوں کو بہت زیادہ فائدہ ہوا کیونکہ اس انداز سے مسلمانوں میں ذمہ داری کا حساس بیدار ہوا اور اسے فروغ ملا۔

**استدلالی انداز** حالی کے افکار میں بھی سر سید کا سا انداز ہے۔ وہ عقل پسندی کو اہمیت دیتے ہیں۔ ان کی تحریریں پر اثر اور تو انا ہیں۔ استدلالی انداز ان کے فقرہوں کو صرف منظم کرتا ہے بلکہ پر تاثیر بخشی بنتا تا ہے۔

غرض یہ کہ الطاف حسین حالی ایک نقاد، سوانح نگار، نثر نگار تھے۔ انہوں نے اردو ادب کے سرمایہ میں اضافہ کیا جو ناقابل فراموش ہے۔ ”حیات جاوید“، ”یادگار غالب“ اور ”مقدمہ شعرو شاعری“، حالی کے وہ شاہکار ہیں جو رہتی دنیا تک۔ اپنے بلند مقام پر ہیں گے اور ان کا مطالعہ ہمیشہ ذوق و شوق سے کیا جاتا رہے گا۔

## مختصر تعارف

مولانا الطاف حسین حاجی دہستان سر سید سے وابستہ تھے۔ وہ ان کی تحریک سے نہ صرف متاثر تھے بلکہ ایک اہم اور سرگرم رکن تھے۔ سر سید احمد خان نے اصلاح معاشرہ کا جو پیڑواٹھایا مولانا الطاف حسین حاجی ان کے ساتھ ہمد وقت شریک رہے۔ انہوں نے اپنی تمام تر صاحبیتیں قومی اصلاح کے لئے وقف کر دی تھیں۔ حاجی بھی سر سید کی طرح ادب برائے ادب کے قائل نہیں بلکہ ادب برائے مقصد کے قائل تھے۔ حاجی نے اردو زبان کو با مقصد اور با وقار بنایا۔ انہوں نے زبان کو نکارا، سنوارا اور اسے حسین تر بنایا۔ ان کی تمام تر زندگی خوب سے خوب تر کی متلاشی رہی۔ نظم ہو یا نشرونوں اصنافِ خن میں حاجی نے خود کو منوالیا۔ ان کی تمام تر تحریریں ادبی سرمایہ ہیں جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

## مرکزی خیال

نسابی کتاب میں شامل سبق ”قومی ہم دردی“ کے مصنف مولانا الطاف حسین حاجی ہیں۔ اس مضمون میں حاجی نے ہم دردی کا مطلب بیان کرنے کے بعد قومی ہم دردی کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ ہم دردی ایک ایسا جذبہ ہے جو جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے، انسان تو پھر اشرف الخلائق ہے۔ قدرت نے ہم دردی کی خاصیت انسان کی فطرت میں رکھی ہے۔ جب انسان خاندان و قبیلے سے باہر قوم کی سطح تک آتا ہے تو یہ ہم دردی ”قومی ہم دردی“ بن جاتی ہے کیونکہ انسان ایک دوسرے کے بغیر چل نہیں سکتے۔ زمانہ اور نہاد بھی ہم دردی کی تبلیغ کرتے اور ترغیب دیتے ہیں۔ آخر میں حاجی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہمیں مل کر قوم کے لئے کچھ کرنا چاہئے اور ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔

## خلاصہ

”ہم دردی“ دو فارسی الفاظ ”ہم“ اور ”درد“ سے مل کر بنائے جس کے معنی ہیں دو یا کئی اشخاص کا ارادتا یا بلا ارادہ ذکر و تکلیف میں شریک ہونا۔ انسان ایک دوسرے سے ہم دردی کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ہر شخص کا حق ہے کہ صیبت میں دوسرے لوگ اس کی مدد کریں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی کی مدد کرتا ہے کیونکہ دونوں کی رگوں میں ایک بھپ کا خون گردش کرتا ہے۔ جب تک بھپ کا خون اولاد کی رگوں میں باقی ہے، ہم دردی کا رشتہ ختم نہیں ہوگا۔

ہم دردی حیوانات میں بھی پائی جاتی ہے۔ جانور اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں، ان کو خنطروں سے بچاتے ہیں۔ اگر حیوانات میں ہم دردی کی خاصیت ہو سکتی ہے تو انسان تو اس کا زیادہ مستحق ہے۔ ہم دردی ایک قدرتی خاصیت ہے جو بغیر کسی تعلیم و اکتساب کے انسان کی طبیعت میں آ جاتی ہے۔ انسان ایک دوسرے کا محتاج ہے۔ اگر دل میں ہم دردی نہ ہو تو قدرت کا نظام درہم برہم ہو جائے۔

ہمارے ہم وطن بھی ہم دردی کا وصف رکھتے ہیں۔ وہ کنوں بنواتے ہیں، پانی کی سبیلیں لگاواتے ہیں بھتا جوں اور مسکینوں کی خبرگیری کرتے ہیں، شادی بیاہ اور دیگر موقع پر ایک دوسرے کا باتھ بثاتے ہیں۔

حکومت کی قائم کر دہ میونسل کمیٹیاں اگر اپنا فرض پوری طرح ادا کریں تو یہ بھی ہم دردی کا اچھا نمونہ ہے۔ زمانہ اور ہر زندہ بھبھی ہم دردی کی طرف ہمیں مل کر رکھتا ہے۔

مولانا حاجی اس مضمون میں لکھتے ہیں کہ قوم ایک درخت کی طرح ہوتی ہے، جس کی ٹہنیاں اس کے مختلف خاندان اور پتے ہر خاندان کے مرد و عورت ہوتے ہیں۔ جب تک درخت کی جڑ ہری ہے تو اس کی ٹہنیاں اور پتے بھی ہرے رہتے ہیں اور اگر جڑ سوکھ جائے گی تو ٹہنیاں اور پتے بھی سوکھ جائیں گے۔ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تمام ملک کی حالت ہم کی بدل سکتے ہیں؟ حاجی ان لوگوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ دو باتیں تنزیل اور ترقی پر اثر ڈالتی ہیں۔ ایک یہ کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے اور دوسرا یہ کہ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔ پہلے خیال کی وجہ سے کچھ نہیں کر سکتے جبکہ دوسرے خیال نے دنیا میں حیرت انگیز مظاہر دکھائے ہیں۔

# فرہنگ

معانی

الفاظ

قطع، اختتام  
فطرت، جلت  
کھانا کھانا  
تباد و بر باد کرنا  
ہر جگہ  
زوال، کمی

منقطع  
خصلت  
تن پروری  
درہم برہم  
جا به جا  
تزل

معانی

الفاظ

حق طلب کرنا  
جہاں تک ممکن ہو  
باری باری، ایک ایک کر کے  
ذاتی محنت سے حاصل کرنا  
جانوروں کو پانی پلانے کی جگہ  
رغبت، آمادہ کرنا  
عجب کی جمع، حیرت انگیز چیزیں

استحقاق  
تابہ مقدور  
نوبت بے نوبت  
اکتاب  
پیاؤ بھائی  
ترغیب  
عجائبات



**USMANWEB**

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

**WWW.USMANWEB.COM**

# کشیر الانتخابی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

1

نصاب میں شامل سبق "قومی ہم دردی" کے مصنف ہیں:

(ج) مولانا الطاف حسین حالی ✓ (د) مولانا محمد حسین آزاد

(الف) سید احمد خان (ب) مولانا شبیل نعمانی

2

مولانا الطاف حسین حالی نصاب میں شامل اس سبق کے مصنف ہیں:

(د) قومی ہم دردی ✓

(ج) شہید

(الف) اخلاق نبوی ﷺ (ب) امید کی خوشی

3

نصاب میں شامل سبق "قومی ہم دردی" ماخوذ ہے:

(د) مشی کاریا

(ج) سیرۃ النبی ﷺ

✓ (ب) کلیات نشر حالی

4

(الف) مرأۃ العروض

(ج) جلد سوم

(الف) جلد اول (ب) جلد دوم ✓

5

نصاب میں شامل سبق "قومی ہم دردی" کلیات نشر حالی کی اس جلد سے ماخوذ ہے:

(د) شہید ✓

(ج) قومی ہم دردی

(الف) امید کی خوشی (ب) رشتہ ناتا

6

مشہور مدرس "مذہ و جزر اسلام" ان کی تصنیف ہے:

(ج) مولانا الطاف حسین حالی ✓ (د) مولانا محمد حسین آزاد

(الف) سید احمد خان (ب) مولانا شبیل نعمانی

7

شم العلما ان کا خطاب تھا:

(د) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

(ب) مولانا الطاف حسین حالی ✓

(ج) علامہ محمد اقبال

8

انہوں نے مولانا محمد حسین آزاد کے ساتھ مل کر موضوعاتی مشاعروں کی بنیاد پر ایسا:

(الف) سید احمد خان

(ب) مولانا شبیل نعمانی

(ج) علامہ اقبال

9

حیاتِ سعدی، یادگارِ غالب اور حیاتِ جاوید ان کی تصنیف ہیں:

(الف) مولانا شبیل نعمانی

(ب) الطاف حسین حالی ✓

(ج) ڈاکٹر احمد دہلوی، حکم مجسم

10

"ہم دردی" کا لفظ اس زبان کے دو لفموں سے مرکب ہے:

(د) سنسکرت

✓ (ج) فارسی

(الف) اردو (ب) عربی

نصابی کتاب کی مشق کے کشیر الانتخابی سوالات

11

ہم دردی ایک خاصیت ہے:

(الف) قدرتی ✓ (ب) مصنوعی

12

اپنی ضروریات میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں:

(الف) پرندے (ب) انسان

13

ہمارے ہم وطن بھی اصل سے بے خبر نہیں ہیں:

(الف) ہم دردی کی ✓ (ب) خود غرضی کی

14

زمانہ بھی طرح طرح سے ہم کو مکمل کر رہا ہے:

(الف) دوستی کی طرف (ب) ہم دردی کی طرف ✓ (ج) مردوت کی طرف

15

قوم ایک مثال رکھتی ہے:

(الف) درخت کی ✓

(ب) زمین کی (ج) پانی کی

# جملوں کی تشرع

جملہ 1

ہمدردی انسان میں اس لئے پیدا کی گئی ہے کہ کارخانہ دنیا کا انتظام درہم برہم نہ ہونے پائے۔

حوالہ سبق: یہ جملہ نصابی کتاب میں شامل ”قومی ہم دردی“ سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف مولانا الطاف حسین حالی ہیں۔

حوالہ مصنف: جواب کے لئے مرکزی خیال سے پہلے ”مختصر تعارف“ ملاحظہ کیجئے۔

تشرع: اس جملے میں مولانا الطاف حسین حالی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جذبہ ہم دردی ایک خاص مقصد کے لئے انسان کے اندر رو دیعت کیا ہے۔ انسان ایک کمزور خلوق ہے، جب وہ مصیبت و رنج کی حالت میں ہوتا ہے تو اکثر کمزوری بہت بہت ہمار جاتے ہیں، مایوس ہو جاتے ہیں اور یہی وہ موقع ہوتا ہے جب انہیں ہم دردی کی ضرورت ہوتی ہے جو کسی دوسرے انسان کے ذریعہ ملتی ہے۔ اس طرح وہ مایوس انسان اپنے آپ کو کسی نہ کسی طرح سنبھال لیتا ہے اور کارروائی حیات چلتا رہتا ہے، یوں دنیا کا انتظام درہم برہم ہونے سے شروع ہوتا ہے۔ اگر ہم دردی نہ ہو تو انتظام زندگی ایسے تباہ ہو کہ انسان کی بقاء بھی خطرے میں پڑ جائے۔

جملہ 2

زمانہ بھی طرح طرح سے ہم کو ہم دردی کی طرف مائل کر رہا ہے۔ مذہب بھی ہم کو بہت زور سے ہم دردی کی طرف کھینچتا ہے۔

حوالہ سبق: یہ جملہ نصابی کتاب میں شامل ”قومی ہم دردی“ سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف مولانا الطاف حسین حالی ہیں۔



USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

حوالہ مصنف: جواب کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: اس جملے میں مولانا الطاف حسین حالی کہتے ہیں کہ اگر دنیا کی طرف غور کریں تو ہر تہذیب، ہر ملک اور ہر قوم اپنے او گوں کو ہم دردی کی طرف مائل کرتے ہیں تاکہ ملک و ملت کا نظام احسن طریقے سے چلتا رہے۔ ہر مذہب خصوصاً اسلام ہمدردی پر خصوصی طور پر زور دیتا ہے۔ قرآن و حدیث ہم دردی کی تاکید کرتے ہیں۔ اسوہ حسنہ ﷺ پر نظر ڈالی جائے تو ہمیں حضور پاک ﷺ کی ذات میں ہم دردی کی معراج نظر آئے گی۔ ہر مذہب اپنے پیروکاروں کو ہم دردی کی تعلیم دیتا ہے۔

## نشرپاروں کی تشریح

تمام انسان ایک دوسرے کی ہم دردی کے ذمے دار ہیں ..... ہم دردی کا رشتہ کبھی منقطع نہیں ہو سکتا۔

نشریارہ 1

حوالہ سبق: مندرجہ بالا نشرپارہ نصابی کتاب کے سبق "قومی ہم دردی" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف مولانا الطاف حسین حالی ہیں۔

حوالہ مصنف: حوالہ کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: اس نشرپارہ میں اس کے مصنف مولانا الطاف حسین حالی فرماتے ہیں کہ انسان ایک دوسرے کا محتاج ہوتا ہے، وہ ایک دوسرے کی مدد کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتا۔ اسی لئے مصیبت اور رنج کے وقت ایک دوسرے کے کام آنا ہر ایک کی ذمہ داری ہے اور ہر انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مصیبت اور دکھ میں دوسرے انسان سے مدد حاصل کرے۔ بھائی بھائی سے ہمدردی کرتا ہے کیونکہ دونوں کی رگوں میں ایک ہی باپ کا خون دوڑتا ہے۔ جب تک بھائیوں کی رگوں میں خون کا ایک بھی قطرہ باقی رہے گا، ان کے درمیان ہم دردی کا رشتہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ ہر انسان حضرت آدم کی اولاد ہیں تو اس طرح ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ قرآن اور رسول اللہ ﷺ کی حیات سے بھی ہمیں یہی درس ملتا ہے کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ہمارے درمیان ایک دوسرے کے لئے ہمدردی ایک فطری عمل ہے۔ ہمیں ہر کھنڈن وقت میں ایک دوسرے کے کام آنا چاہئے۔

نشریارہ 2 ایک یہ کہ ہم دردی انسان کی طبیعت میں بھی ضرور رکھی گئی ہے ..... اس کا وجود ہر گز نہ پایا جاتا۔

حوالہ سبق: مندرجہ بالا نشرپارہ نصابی کتاب کے سبق "قومی ہم دردی" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف مولانا الطاف حسین حالی ہیں۔

حوالہ مصنف: حوالہ کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: اس نشرپارہ میں مصنف کہتے ہیں کہ ہم دردی کا جذبہ جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ جانوروں کا اپنے بچوں کی پرورش کرنا، انہیں خطرات سے محفوظ رکھنا، کچھ جانوروں کا اپنے رویڑ یا جھنڈ کی حفاظت کرنا اور ان کے لئے کھانا و پانی تلاش کرنا ہم دردی کے جذبے کی مثالیں ہیں۔ اس سے دو باقیں ثابت ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ اگر یہ جذبہ جانوروں میں پایا جاتا ہے تو انسان تو اس کا زیادہ مستحق ہے کیونکہ وہ اشرف الخلائق ہے۔ دوسری یہ کہ ہم دردی ایک قدرتی اور فطری جذبہ ہے جو بغیر تعلیم اور بغیر سیکھنے انسان کی طبیعت میں آ جاتا ہے کیونکہ اگر یہ تعلیم اور سیکھنے سے آتا تو جانوروں میں بھی بھی نہیں پایا جاتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ حسین تحفہ ہے، یہ اس کے حرمیں اور رحیم ہونے پر دلالت کرتے ہیں کہ کیسے ہمارے رب نے اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے کا سہارا اور محافظہ بنادیا ہے۔

نشریارہ 3 قوم ایک درخت کی مثال رکھتی ہے ..... ٹہنیاں اور پتے سب سوکھ جائیں گے۔

حوالہ سبق: مندرجہ بالا نشرپارہ نصابی کتاب کے سبق "قومی ہم دردی" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف مولانا الطاف حسین حالی ہیں۔

حوالہ مصنف: حوالہ کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: اس نشرپارہ میں مولانا الطاف حسین حالی لکھتے ہیں کہ قوم ایک درخت کی طرح ہوتی ہے۔ قوم کے مختلف خاندان و قبائل قوم کے درخت کی ٹہنیاں ہوتے ہیں اور ہر ایک خاندان کے تمام افراد شمول مردوخواتین قوم کے درخت کے چتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ جب تک ایک درخت کی جڑ ہری رہتی ہے، اس درخت کی ٹہنیاں اور پتے بھی سر برز رہتے

ہیں لیکن جب جڑ کو پانی نہیں ملتا تو وہ سوکھ جاتی ہے اور اس کی ٹہنیاں اور پتے بھی سوکھ جاتے ہیں بالکل اسی طرح اگر قوم کی جڑ سوکھ جائے تو اس کا اثر وہاں رہنے والے قبل، خاندانوں اور تمام افراد پر ہوتا ہے۔ قوم کی کمزوریاں اور خامیاں خاندانوں سے ہوتے ہوئے ایک ایک فرد پر آ جاتی ہیں۔ اگر قوم ترقی کی طرف رواں ہے تو اس کا اثر ایک خاندان اور اس کے ایک ایک فرد پر نظر آتا ہے۔

**شترپارہ 4:** صرف دو خیال ہیں جنہوں نے دنیا کے تنزل اور ترقی پر بہت کچھ اثر کیا ..... دوسرے خیال نے دنیا میں بڑے بڑے عجائب طاہر کئے۔

حوالہ سبق: مندرجہ بالا شترپارہ نصابی کتاب کے سبق "قومی ہم دردی" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف مولانا الطاف حسین حاتی ہیں۔

حوالہ مصنف: حوالہ کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "محققر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

ترجمہ: مصنف اس شترپارہ میں دنیا کے تنزل اور ترقی پر اثر انداز ہونے والی دو باتوں کی وضاحت کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ لوگ یہ سوچیں کہ ہم قوم کیلئے کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ سوچ ایک منفی سوچ ہے جس کے باعث انسان اپنی قوم و ملت کیلئے کچھ کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ یہ بزدل اور کاہل لوگوں کی سوچ ہے۔ یہ سوچ قوم کو تنزل کی طرف لے جاتی ہے جس کا اثر قوم کے ہر فرد اور معاشرے کے ہر شعبہ میں نظر آتا ہے۔ اس سوچ سے دنیا میں کچھ بھی نہیں ہوتا اور نہ کچھ ہو سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ لوگ یہ سوچیں کہ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔ یہ سوچ قوم کو ترقی کی طرف لے جاتی ہے جس کا اثر اسکے ہر خاندان اور ہر فرد میں نظر آتا ہے۔ اس سوچ نے دنیا میں حررت اُنگیز مظاہر اور ترقی کو جنم دیا ہے۔



# USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

**WWW.USMANWEB.COM**

## نصابی کتاب کے مشقی سوالات

درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

سوال 1

(الف) ”ہم دردی“ کا لفظ کن کلموں سے مرکب ہے؟

جواب ”ہم دردی“ کا لفظ ”ہم“ اور ”درد“ دو فارسی کلموں سے مرکب ہے۔

(ب) ”ہم دردی“ سے کیا مراد ہے؟

جواب ”ہم دردی“ کے لفظ سے دو یا کئی اشخاص کا دکھ اور تکلیف میں شریک ہونا ظاہر ہوتا ہے، خواہ ارادے سے ہو، خواہ بے ارادہ۔ مگر آج کل کے استعمال میں ہم دردی سے وہ شرکت مرادی جاتی ہے جو ارادے سے کی جائے۔

(ج) انسان میں اگر ہم دردی کا جذبہ نہ ہو تو کیا ہو گا؟

جواب انسان میں اگر ہم دردی کا جذبہ نہ ہو تو دنیا افراتفری کا شکار ہو جائے گی اور اس کا نظام درد ہم برہم ہو جائے گا۔

(ر) کن خیالات نے دنیا کے تنزل اور ترقی پر اثر کیا ہے؟

جواب دو خیالات نے دنیا کے تنزل اور ترقی پر بہت اثر کیا ہے۔ ایک پہ کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ دوسرا یہ کہ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔

(ه) حیوانات میں ہم دردی کس طرح پائی جاتی ہے؟ کوئی دو مثالیں دیجئے۔

جواب جنگلی بٹخوں کا غول جب کسی کھیت میں اترتا ہے اور وہاں کسی طرح کا کھانا نہیں پاتا تو سب کے سب ایک صفت باندھ کر دانہ چکتے ہیں، مگر ان میں سے ایک ایک بڑی نوبت اپنے ہم جنسوں کی چوکسی کرتی ہے اور جب تک پھر ادیتی رہتی ہے ایک دانہ نہیں کھاتی۔ چیزوں جب کہیں انماج کا ذخیرہ پاتا ہے تو کبھی تن پر پوری نہیں کرتا بلکہ اسی وقت اپنے ہم جنسوں کو خبر کر دیتا ہے اور تھوڑی سی دیر میں لاکھوں چیزوں کو وہاں جمع کر دیتا ہے۔ اسی طرح اور مثالیں بھی پائی جاتی ہیں۔

سوال 2

درج ذیل سوالات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

جواب کے لئے "کثیر الانتہابی سوالات" ملاحظہ کیجئے۔

جواب

سوال 3

درج ذیل خالی جگہیں درست لکھ کر پڑ کیجئے:

جب تک درخت کی جڑ ہری ہے، اس کی ٹہنیاں اور پتے بھی ہرے ہیں۔

(الف)

(ب)

انسانوں میں ہم دردی نہ ہو تو یہ تمام کارخانے درہم برہم ہو جائے۔

(ج)

مذہب بھی ہم کو بہت زور سے ہم دردی کی طرف کھینچتا ہے۔

(د)

جب جڑ کو پانی نہ پہنچے گا، ٹہنیاں اور پتے سب سوکھ جائیں گے۔

(ه)

سوال 4

درج ذیل درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیے:

"ہمدردی" کے لفظ سے دو یا کئی شخصوں کا دلکھ اور تکلیف میں شرک ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

(الف)

(✓)

(x)

(x)

(x)

(✓)

ہم دردی ایک مصنوعی خاصیت ہے۔

(ب)

ہم دردی حیوانات میں نہیں پائی جاتی۔

(ج)

ایک انسان کی گاڑی دوسرے کی مدد کے بغیر بھی چل سکتی ہے۔

(د)

مشق اور تعلیم سے تمام قوم میں ہم دردی پھیل جاتی ہے۔

(ه)

سوال 5

درج ذیل جملوں میں جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی نشان دہی کیجئے:

راشد بیمار ہے۔

(الف)

(جملہ اسمیہ)

افشاں مضمون لکھ رہی تھی۔

(ب)

(جملہ فعلیہ)

ہم فٹ بال کھیل رہے ہیں۔

(ج)

(جملہ فعلیہ)

وہ مصروف ہے۔

(د)

(جملہ اسمیہ)

# All Classes Chapter Wise Notes

Punjab Boards | Sindh Boards | KPK Boards | Balochistan Boards

AJK Boards | Federal Boards

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معمودی مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں  
پنجاب بورڈز، فیڈرل بورڈز، سندھ بورڈز، بلوچستان بورڈز، خیبر پختونخواہ بورڈز، آزاد کشمیر بورڈز کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

**9th Class**  
Notes | Past Papers

[WWW.USMANWEB.COM](http://WWW.USMANWEB.COM)

**10th Class**  
Notes | Past Papers

[WWW.USMANWEB.COM](http://WWW.USMANWEB.COM)

**11th Class**  
Notes | Past Papers

**12th Class**  
Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بلکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وائس اپ گروپ کو جوائن کریں۔

**WhatsApp Group 0306-8475285**

**www.USMANWEB.COM**

**www.USMANWEB.COM**